اگر ہم اسلام کا معاشی نظام قوم کے سامنے پیش کر دیں تو پھر یہ لوگ کبھی بھی سوشلزم کا نام نہ لے سکیں گے۔ درد کا علاج اسلام میں مل جائے تو اوروں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے

علماء حق کا فریضہ اور مقام

ہماری جماعت
کونسا نظام
چاہتی ہے؟

دعوت و عزیمت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ العلماء اسلام

۱۰ شعبان کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اپنے دورۂ پشاور کے دوران دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے نماز ظہر کے بعد دارالعلوم کی مسجد میں خطاب فرمایا۔ اس سے قبل ربیع الاول میں بھی ایک سفر کے دوران حضرت مفتی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں علماء حق کے فرائض اور جمعیۃ کے معاشی اور سیاسی پروگرام پر روشنی ڈالی تھی۔ ہم آج کی فرصت میں علماء اور اہل علم کے فرائض سے متعلق ان ہر دو تقریروں کا کچھ حصہ پیش کر رہے ہیں جمعیۃ کے معاشی پروگرام سے متعلق تقاریر کا حصہ اہل علم کے غور و فکر کیلئے پھر کسی فرصت میں پیش کیا جائے گا۔

—— ادارہ ——

میرے طالب علم بھائیو! میں آج اس عظیم دینی درسگاہ میں آپ سے ملاقات کر رہا ہوں، یہ دارالعلوم دارالعلوم حقانیہ ہم سب مسلمانوں کا ایک مشترکہ دینی سرمایہ ہے، اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اور سب مدارس دینیہ کو ترقی عطا فرمائے، یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ دین کی حفاظت فرماتے ہیں، تقسیم کے بعد دینی علوم کی حفاظت کا منظر بظاہر اسباب کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس پر دین کی حفاظت ہو جاتی۔ ملک تقسیم ہوا، دارالعلوم دیوبند سہارنپور، دہلی کے بڑے بڑے درسگاہ وہاں رہ گئے، اور پاکستان میں ایک بھی بڑا مدرسہ نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ کے وعدۂ حفاظت کے مطابق ان علاقوں میں یہ مدارس عربیہ قائم ہوئے، اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں جو بڑے بڑے مدارس موجود ہیں ان میں سرفہرست دارالعلوم حقانیہ نے اکابر کی

سرپرستی کے تحت بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ العالی کے اہتمام میں بہت جلد ترقی کی اور آج یہ ایک باغ ہے جس کا پھل سارے ملک بلکہ بیرون ملک افغانستان و ایران میں لوگ کھاتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں، میں آپ کو اس عظیم دینی ادارہ میں علم حاصل کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ ایک صحیح اور علماء حق و مسلک اہل سنت سے وابستہ ادارہ میں اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ۔۔۔ ہم جو یہاں آتے ہیں تو اسے اپنا گھر سمجھ کر۔ اور اپنے گھر میں انسان ہر وقت آتا ہے۔

علماء حق کا فریضہ اس وقت میں یقیناً بہت تھکا ہوں، مگر دل چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ کچھ باتیں کروں۔ بھائیو! آپ اپنے گھر بار چھوڑ کر یہاں آئے تو آپ کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہے کہ دینی علوم حاصل کریں کیونکہ اس وقت آپ پر تمام عہدے اور منصب بند ہیں، فراغت کے بعد تمہیں اس ملک میں نہ جج کی کرسی ملے گی، نہ قاضی و مفتی کا کوئی مقام حاصل ہوگا، پچھلے زمانہ میں علماء کو ہر قسم کے عہدے اور منصب حاصل تھے، تو بعض طلبہ کی نیت اچھی اور بعض کی بری ہو سکتی تھی، اور یہ تقسیم نیات کی بناء پر شاید وہاں صحیح ہو سکتی کہ: انما الاعمال بالنیات ۔ الخ مگر اس وقت میرا یقین ہے کہ شاید ایک طالب العلم بھی اس مدرسہ میں ایسا نہ ہو جس کی نیت تحصیل علم سے حصول دنیا ہو۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہ شخص جو تحصیل علم میں لگا ہے، جس سے صرف رضائے الٰہی حاصل ہو سکتی ہے، پھر بھی وہ اسے دنیاوی اغراض کیلئے حاصل کرے، ایسے شخص پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہوگی۔ مگر آپ تو دینی اغراض سب منقطع ہو گئے ہیں، مگر آپ یہ سمجھ لیں کہ اس زمانہ میں دین پر ایک بڑا تنگ اور سخت وقت آیا ہے۔ دین پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ ملحدین، یورپ کے مستشرقین اور ارباب اقتدار درحقیقت سب دین پر حملہ آور ہو رہے ہیں، آج دین مجروح اور مظلوم ہے اور امداد کے لئے مسلمانوں کو پکار پکار کر بلا رہا ہے، تو دین کی امداد تو سب کو کرنی ہے، مگر طلباء و علماء دین کا خاص طور سے فریضہ ہے کہ دین کی حمایت کریں اور اس راہ میں نقصان کو نقصان نہ سمجھیں کیونکہ ہم دین کے نام پر کھاتے ہیں دین کی خدمت کے نام پر ہماری ساری آمدنی ہمارے گھروں میں بسنے والوں کے جسم کا کپڑا اور لباس دین کے نام پر ہے کہ اس خدمت کی وجہ سے ہمیں حاصل ہوتا ہے، حتیٰ کہ یہ لوگ جو ہماری عزت و احترام کرتے ہیں یہ بھی دین کی وجہ سے ہے ایک عالم، اجنبی اور نابلد کسی گاؤں پہنچ جائے اور ان لوگوں کو صرف یہ معلوم ہو کہ یہ عالم دین ہے تو اس کا احترام اور مہمانی محض دین کی وجہ سے ہوتی ہے، تو ایسے لوگوں کا تو فرض ہے کہ دین کی حمایت و حفاظت میں اپنی جان تک قربان کر دیں، تو اگر آپ نے بعد از فراغت دین کی خدمت نہ کی اور تمام فتنوں اور ملحدین کے مقابلہ میں سینہ سپر نہ ہوئے تو یاد رکھئے کہ تم نے نہ صرف دنیا بلکہ آخرت

بھی ضائع اور برباد کردی اور یہ زندگی کچھ زندگی نہیں جب مرنا یقینی ہے۔ تو جو موت دین کی حمایت میں آجاتے شہادت کی موت ہے اور ہزار درجہ گھر کی چارپائی پر مرنے سے بہتر ہے۔ تو آج مضبوط عزم اور قلب سے طے کرلو کہ ہمارے سامنے سوائے دین کی حفاظت کے اور کچھ نہ ہوگا۔

مقام دعوت و عزیمت آج عام طور پر ایک تاثر ہے علماء اور عوام دونوں میں کہ تقویٰ اور تقدس طہارت اور بزرگی کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ انسان گھر یا حجرہ اور مسجد میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرے، کسی سے کام نہیں، سیاست میں دخل نہیں دیتا، ایک کونے میں بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن میں آپ سے یہ کہوں گا کہ بزرگی درحقیقت اتباع سنت کا نام ہے، نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر کسی نے عمل کیا وہی طریقے اختیار کئے تو یہی بزرگی ہے، اب دیکھیئے کہ ہمارے حضورؐ صرف حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ؟ یہ بالکل صحیح ہے کہ آپؐ اللہ کی عبادت کرتے تھے، رات بھر کھڑے رہتے یہاں تک کہ حتیٰ تورمت قدماہ قدم مبارک سوجھ جاتے، پاؤں پھٹ جاتے، سجدہ میں پڑے رہتے اور سجدہ میں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اقرب مایکون العبد الی ربہ فی السجود — یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر نبی کریم اس کے ساتھ ساتھ بدر کے مقام پر فوجوں کے کمانڈر بھی تھے، غزوہ احد میں تمام ساتھیوں کو خاص خاص مقامات پر متعین کیا اور ایک بڑا سے بڑا فوجی ماہر اس سے بہتر مقامات کا تعین نہیں کرسکتا جو حضورؐ نے فرمایا —

حضورؐ کفار کا مقابلہ بھی کرتے تھے، ان کے وفود سے بھی ملتے تھے، قیصر روم وغیرہ کو سفراء بھی بھیجتے تھے، دحیہ کے ہاتھ مختصر پیغام بھیجا اَسلِم تَسلَم۔ اگر اطاعت قبول نہ کی تو بچنا مشکل ہے، حضورؐ کے بڑی بڑی حکومتوں سے تعلقات بھی تھے، صحابہ کرام سے امور ملکی میں مشورے بھی فرماتے، عشاء کے بعد حضرت صدیقؓ کے ساتھ خصوصی مشورے تمام مسلمانوں کے نظم کے سلسلہ میں لیا کرتے، حضرت عمرؓ بھی ساتھ ہوتے، ان تمام امور کا کنٹرول کرنا اور صالح نظام ملک میں قائم کرنا ملک سے مفاسد، الحاد و زندقہ بے دینی کے ہر نظام کا مقابلہ اور اسے شکست دینا یہ بھی حضورؐ کا کام رہا — اب اگر کوئی شخص نماز چھوڑ دے تو فاسق ہے کہ اس نے فرض چھوڑ دیا، یہی شخص جو نماز روزہ حج کی پرواہ نہ کرے اور جہاد کرتا رہے، اور ایمانی جذبہ کی بیداری میں کئی تحریکوں میں ایسے لوگ میدان جہاد میں سب سے آگے ہوتے ہیں۔ مگر اعمال صالحہ میں کمزور ہوتے ہیں مگر نظام عبادات کے تارک ہونے کی وجہ سے وہ شخص فاسق ہے۔ اسی طرح ایک شخص نماز روزہ حج کرتا ہے، تہجد گذار بھی ہے مگر باطل نظام بے دینی کی اشاعت اور باطل کی قوت دیکھتا ہے،

مگر اس کے مقابلہ کے لئے میدان میں نہ اترے اور ہو عالم جبکہ اس پر تو فرض عین ہوتا ہے ، فرض کفایہ نہیں ہے دینی کی رفتار جتنی تیز ہو اس کا مقابلہ بھی اسی تیزی سے ہونا چاہئے مگر یہ شخص اس سے بے پرواہ ہو، بدن میں رگوں میں حرکت نہ آئے گویا سراسر بے غیرت ہو جائے کہ دین کی شکست اور بے دینی کی اشاعت پر بھی اس میں حرارت نہیں آتی ۔ تو ایسا نمازی بھی جو تارک فرض (امر بالمعروف ہے) ہے ، اسی طرح فاسق ہے ، جسطرح وہ نمازی جو جہاد کرتا تھا ، مگر نماز روزہ نہیں پڑھتا تھا ، کیا فرق ہے ایک فرض اس نے اور ایک فرض اس نے ترک کیا ـــــ یہ ناممکن ہے کہ پوری اتباع سنت نہ ہو اور دل میں نور آجائے ، ولایت حاصل ہو ، یہ نور نہیں ظلمت ہے ، یہ استدراج ہے ، تو صاف ستھری بات تو یہ ہے کہ اہل علم سوچ لیں کہ اگر باطل کا نظام ختم نہ کیا اور حجروں میں بیٹھے رہے تو اس سے جنت حاصل نہ ہو سکے گی ۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم۔ (الآیۃ) یہ دنیا امتحان کی ہے ، محنت اور کوشش کرنی ہے ۔ آرام سے بیٹھنے سے جنت نہیں ملے گی ، ہر بے دین کا مقابلہ کرو گے ، میدان میں نکل آؤ ۔ پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس فاسق شخص کو تارک عبادات ہے مگر جہاد کرتا ہے ، ہو سکتا ہے کہ اس کو کچھ نہ کچھ احساس اپنی بے دینی کا ہو جائے اور آخری وقت میں نماز روزہ کی کمی محسوس کرے ، توبہ کرے اور اللہ بخشدے مگر اہل علم تو اس گھمنڈ میں ہوتے ہیں کہ ہم تو دن بھر عبادت میں مشغول ہیں ، اللہ اللہ کرتے ہیں ، یہ تو جنت میں اپنے لئے خیمے گاڑے ہوئے دیکھتا ہے ۔ تو اسے اس کوتاہی کا شعور اور کمی کا احساس ہی نہیں ہوتا ۔ تو یہ تو بے توبہ مرجائے گا ، اور وہ دوسرا شخص جنت میں پہنچ جائے گا ـــــ دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ اس وقت جمعیۃ العلماء اسلام اکابر علماء کی وہ جانشین جماعت ہے جسے حضرت مولانا درخواستی صاحب جو نمونۂ اسلاف ہیں ۔ یا ان جیسے دیگر اکابر کی قیادت حاصل ہے اس جماعت کا مقصد صرف اسلام ہے ۔ یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں اسلام کا جامع نظام سیاسی ہو یا معاشی ، قانونی ہو یا معاشرتی تمام نظام اس ملک میں اسلام کے اصولوں پر جاری کر دیا جائے ، مگر بعض لوگ ان علماء کو بدنام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سوشلزم کے حامی ہیں ۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ علماء کی یہ جماعت اسلام کے سوا ہر ازم ، ہر نظریہ ، اور ہر گروہ پر

میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ علماء کی یہ جماعت اسلام کے سوا ہر ازم ، ہر نظریہ ، اور گروہ پر لعنت بھیجتی ہے ۔

لعنت کہتی ہے، علماء کا مطالبہ اسلام کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔؟ یہ جماعت اس ملک میں یہی چاہتی ہے کہ دین کا نظام اس ملک میں قائم ہو، اللہ کا کلمہ بلند ہو۔۔۔

ان حالات میں جمعیۃ العلماء اسلام نے یہ محسوس کیا کہ سوشلزم کے نعرے جو درحقیقت اس وقت تک غلط اور ظالمانہ نظام کے ردعمل کا نتیجہ ہے کہ بعض لوگوں نے مزدور اور غریب و کسان کے نام پر تحریک شروع کی، مزدور کی غربت اور اضطراب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اپنے جھنڈے تلے جمع کرنا چاہا کہ آئیے بڑے سرمایہ دار اور جاگیرداروں سے چھین کر تمہیں زمین کارخانے سب دیدیں گے، تمہیں بڑی بڑی تنخواہیں دیں گے۔ غریبوں کے دلوں میں بعض آقاؤں کے خلاف جذبہ تو ضرور موجود ہے۔ ملازم اور مزدور سے ہوتا ہے، اخلاقی لحاظ سے کہ ملازم آقا کے برتن میں پانی نہ پی سکے۔ اس بستر، کرسی اور چارپائی پہ اسکا بیٹھنا حرام ہو۔ الغرض ایسا سلوک

> سوشلزم، سرمایہ دارانہ نظام کا ظالمانہ ردعمل اور ایک فریب ہے، خود غرض لوگ غریبوں سے غلط فائدہ اٹھا کر انہیں جمع کر لیتے ہیں۔

تو حیوانات سے بھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔ تو ایسے لوگوں میں سرمایہ دار آقاؤں کے خلاف جو جذبہ موجود ہے خود غرض اسی جذبے سے غلط فائدہ اٹھا کر انہیں جمع کر لیتے ہیں۔ یہی سوشلزم ہے۔۔۔

اسلام میں موجودہ مروجہ سرمایہ داری نظام اور ناجائز زر اندوزی کی گنجائش نہیں، حدیث میں ہے کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اگر اللہ نے انہیں تمہارے ہاتھوں میں دیدیا تو ان کے ساتھ کھانے پینے پہننے میں وہی سلوک کرو جو اپنے ساتھ کرتے ہو اور ایسے کام ان کے سپرد نہ کرو جنہیں غریب نہ کر سکیں۔ یہ لوگ امانت دار بھی ہوتے ہیں اور اخلاق میں بھی اونچے مگر ان کا جرم یہ ہے کہ یہ غریب ہیں۔۔۔ لیکن اگر ہم اسلام کا معاشی نظام قوم کے سامنے پیش کر دیں تو پھر یہ لوگ کبھی سوشلزم کا نام نہ لے سکیں گے، جب درد کا علاج اسلام میں مل جائے تو اوروں کے پاس انہیں جانے کی کیا ضرورت ہے۔

> حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ راولپنڈی (رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ) ممتاز عالم دین ہیں، احباب اور اعزہ کے اصرار پر انگلینڈ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ الحق اپنے برطانیہ کے قارئین، احباب اور دیگر واقفین و متعلقین دارالعلوم حقانیہ سے توقع رکھتا ہے کہ مولانا موصوف کا پوری گرمجوشی سے خیر مقدم کریں گے اور انکے فیوضات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کریں گے۔ "الحق"